Paigham Sulh, 7 August 1923

www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

ہماری تبلیغی کوششیں

سکندرآباد میں عظیم الشان مناظرہ

اس مباحثہ کی کیفیت ہمارے ایک نامہ نگار ان الفاظ میں لکھتے ہیں:-

مورخہ ۲ اگست ۱۹۲۳ء کو خدا کے فضل و کرم سے اس عظیم الشان مناظرہ کا آغاز ہوا، اہل اسلام کی طرف سے سائل جناب مولانا مولوی شیخ عبدالحق صاحب ودیارتھی مبلغ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام تھے۔ اور آریہ سماج کی طرف سے مجیب شریمان پنڈت رامچندر جی مہا اپدیشک آریہ سماج تھے، موضوع بحث ویدوں کے الہامی وغیر الہامی ہونے پر تھا، مولانا مولوی عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت کی طرف سے ذیل کے اعتراضات تھے،

اسلام کی فتح عظیم

آریہ سماج کو شکست فاش

سکرٹری صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی خدمت میں سکندرآباد سے مندرجہ ذیل برقی پیام پہنچا ہے:-

مبارک ہو مباحثہ میں آریہ سماج کو سخت شکست نصیب ہوئی۔

ہم حضرت امیر اور احمدیہ انجمن اشاعت کے تمام اراکین، برادران سلسلہ اور تمام مسلمانوں کی خدمت میں اس خوشی پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

(۱) ویدوں کی تعداد بتلائی جائے، کیا وید ایک ہی ہے جیسے کہ پہلے بزرگ کہہ گئے ہیں، اور ویاس جی نے اس ایک ہی کے چار ٹکڑے کر دیئے، یا چار جیسے آریہ سماج مانتے ہیں، یا ۱۱۳۱ جیسے (۱۱۲۷) کہ ہمارے سناتن دھرمی تسلیم کرتے ہیں، اور کیا فی الحقیقت وید گم بھی ہو چکے ہیں، جن کا ثبوت بہت سارے اچاریوں کی رائے سے دیا گیا۔

(۲) وید کن پر نازل ہوا، برہما پر جیسے سناتن دھرمی مانتے ہیں، یا چار رشیوں پر جیسے آریہ سماجی مانتے ہیں، یا چار سو چودہ و سہ (۴۱۴) رشیوں پر جیسا کہ سوامی ویکانند اور اُن کا فرقہ مانتا ہے، ثبوت ویدوں سے پیش ہو،

(۳) وید کس جگہ نازل ہوا، تبت میں جیسا کہ آریہ سماج کا عقیدہ ہے۔ یا ہندوستان میں جیسا سناتن دھرمیوں کا عقیدہ ہے۔ یا نار تھ پول میں جیسا مہاتما تلک نے لکھا ہے، ثبوت ویدوں سے ہو،

ان تین سوالوں کے ساتھ چار گھنٹہ مناظرہ میں بہت سارے مطالبات اور بھی بڑھ گئے، جن کا ذکر مفصل رپورٹ میں کیا جائیگا سب سے بڑھ کر عجیب بات یہ تھی کہ پنڈت رامچندر تو ان مطالبات کا جواب ویدوں میں سے نہیں نکال سکا، مگر مولوی عبدالحق صاحب نے ویدوں میں سے ہی ویدوں کے بنانے والوں اور جس ملک میں وید بنے، اور جس زمانہ میں بنے، بکثرت حوالجات سے ثابت کر دیا،

باوجود اس کے کہ پنڈت رامچندر جی کو سنسکرت میں مدد دینے والے کم و بیش بیس کے قریب بڑے بڑے مہا پنڈت تھے۔ اور وید منتروں کی تلاش کرنے والے اس کے علاوہ تھے لیکن اسلامی پہلوان تن تنہا "ویدوں" کے حوالجات کی تلاش کے علاوہ سنسکرت زبان میں آریہ سماج کی طرف سے جو اعتراض ہوتا تھا، ان کی غلطیوں کو ظاہر کر کے ساتھ ساتھ جواب بھی دیتے چلے جاتے تھے،

الغرض خدا کے فضل و رحم سے مناظرہ نہایت کامیاب ہوا، مسلمان بھائیوں کی مسرت اور خوشی کی تو کوئی انتہا نہ تھی، لیکن شہر میں سناتن دھرمی ہندوؤں نے بھی صاف صاف آریہ سماج کو سمجھایا، کہ تم مسلمانوں سے بحث و مباحثہ ترک کر دو، کیونکہ یہ روز بد تمہاری وجہ سے ہم کو نصیب ہوا،

مولانا مولوی عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت نے جب "سام وید" کو پبلک کے سامنے پیش کیا، کہ سناتن دھرم والوں نے جب اس وید کو شائع کیا ہے تو اس میں ڈیڑھ ہزار منتر ہیں، اور جب آریہ سماج نے شائع کیا، اس میں صرف ۷۵ تو مسلمانوں کی حیرت اور تعجب اور افسوس کی کوئی انتہا نہ رہی، کہ اس کتاب کو الہامی سمجھا جاتا ہے، جو گھٹتے گھٹتے دو دو قطرہ رہ گئی، اور جس میں اڑتالیسویں منتر کا اب تک کوئی پتہ نہیں ہے، کہ وہ قدیم سام وید میں ہے (اس اعتراض سے مخالفین کو لاجواب کر دیا) یہ ان کی اپنی تحریف ہے جس کو تصنیف کر کے آریوں نے اپنے منتر ترک دادہ سام وید میں داخل کیا،

بہرحال اسلام کی کامیابی بالکل واضح اور ظاہر تھی، اور یہ سب کچھ خدا کا فضل و رحم ہی تھا،